

دفاقی مجلس شوریٰ

۲۲ اپریل ۱۹۸۲ء

سمیع الحق

اسلامی نظام کے نفاذ میں بعض رکاوٹیں

نئی کمیٹیوں کی بجائے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اسلامی نظام کے نفاذ کی رفتار تیز کر دینے کے متعلق جناب مدیر الحق کی قرارداد پر قائم شدہ اسلامائزیشن کی خصوصی کمیٹی کے عبوری رپورٹ پر ۲۲ اپریل ۸۲ء کو دفاقی مجلس شوریٰ میں جناب مدیر الحق نے جو مختصر تقریر فرمائی اسکی دفاقی کونسل کی ضبط کردہ رپورٹنگ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

★

مولانا سمیع الحق | محمد ء و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین صاحب! خصوصی کمیٹی کی طرف سے جو رپورٹ آئی ہے تو وہ درحقیقت رپورٹ نہیں ہے بلکہ رپورٹ کے متعلق جو کارکردگی اب تک ہوئی ہے اس بارے میں مختلف عنوانات کے تحت اشارات کئے گئے ہیں۔ بہت سے احباب کو یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ رپورٹوں میں اسکا اظہار بھی ہوا کہ اس رپورٹ میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے۔ تو اصل میں اس کے بارے میں پہلے یہ وضاحت کرنی چاہئے تھی کہ عبوری رپورٹ زیر غور ہے۔ اس میں کئی اہم تجاویز مختلف شعبوں کے بارے میں نظام عدلی کے بارے میں، ذرائع ابلاغ کے بارے میں، تعلیم، معیشت کے بارے میں کافی تجاویز زیر غور آئیں، اس بحث ہوئی اور ابتداء صرف یہی طے کیا گیا کہ اسکو آخری شکل نہ دی جائے بلکہ معزز اراکین سے فاضل ممبران سے اس کے بارے میں مزید مشورہ، ہدایات اور آراء طلب کی جائیں تاکہ اسکو آخری شکل دی جاسکے۔ تو بنیادی تعلق رپورٹ کا اور اس کمیٹی کا میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کے ساتھ تھا جو ابھی تک اسلامی نظام اور اسلامی قوانین کا مرتب کرنے کے سلسلے میں ہوا ہے جو سفارشات ہوئی ہیں کمیٹی اس کا جائزہ لے کہ نفاذ میں کیا رکاوٹیں ہیں نہ یہ کہ انہیں نئے سرے سے کام شروع کرے۔ اسی غرض سے یہ کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی کامیابی میں بھی اظہار کیا ہے اور بہت سے ارکان کمیٹی نے بھی کہ ہمیں اپنے تمام غور و خوض کو بجائے اس کے کہ ہم نئے سرے سے ایک کام کا آغاز کریں اور سفارشات مرتب کریں اور نئے سرے سے نظام عدلی پر غور کریں۔ نظام تعلیم، ذرائع

ابلاغ پر غور کریں بلکہ اس کے بجائے اس وقت تک جو سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل کے سامنے آئی تھیں اور کمیٹی کے پہلے اجلاس سے دو تین ہفتے قبل کمیٹی کی طرف سے تمام ارکان کو وہ رپورٹیں بھیجی گئیں اور الحمد للہ کہ تمام ارکان نے اس کا جائزہ لیا تو اندازہ لگا کہ بہت بڑا کام ان سفارشات کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ نظام عدل کے بارے میں بھی ذرائع ابلاغ، تعلیم، معاشرت، معیشت، سب کے بارے میں سفارشات آئی ہیں اور میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کا بار بار اگر ذکر کرتا ہوں تو مجھے اس کے ساتھ کوئی یہ تعلق نہیں ہے کہ وہ کوئی مولویوں کا ادارہ ہے۔ یا یہ کوئی دارالعلوم ہے یا کوئی دارالافتاء ہے۔ بلکہ صدر ایوب خان مرحوم کے زمانے سے نظریاتی کونسل کو قائم کیا گیا پھر ۳۷ کے آئین میں اس کو اور مزید مستحکم و مضبوط بنایا گیا۔ پھر موجودہ حکومت نے جب اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کا ارادہ کیا تو اس کو اور بھی منظم اور مستحکم کیا پھر اس کونسل کا چیئرمین ہر دور میں ملک کا ایک محترم اور نمایاں جج رہا ہے نہ کہ کوئی مولوی اور آئینی طور پر اس کا چیئرمین اگر بن بھی سکتا ہے تو جج ہی۔

جناب جسٹس حمید الرحمن صاحب، جناب جسٹس حمید صاحب اس وقت بھی جناب تنزیل الرحمن صاحب، وہ جج ہیں اور یہ ساری سفارشات و کلا حضرات اور ماہرین معاشیات کے مشترکہ غور و غوض کے بعد مرتب ہوئی ہیں۔ اب اس کمیٹی کا کام صرف یہ تھا بنیادی طور پر کہ اس راستے میں جو رکاوٹیں ہیں اور جو تاخیر کا سبب بنتی ہیں اس پر غور کرے۔ تو الحمد للہ کمیٹی نے اس مسئلہ پر بھی کافی حد تک غور کیا اور از سر نو بھی کافی سفارشات اس کے سامنے آئیں بنیادی طور پر میرا خیال یہ ہے کہ اسلامی نظام کی طرف پیش رفت میں الحمد للہ یہ سب حضرات مخلص ہیں اور اسی غیب سے ہم اس ایران میں آئے ہیں اس مسئلہ میں وکلار یا علماء کا آپس میں انشاد اللہ تعالیٰ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن جو سفارشات مرتب ہو کر آگے جاتی ہیں اس حکومت کے زمانے میں نہیں بلکہ ابتداء سے طریقہ کار اتنا لمبا چوڑا بیچ کیا گیا ہے۔ اور اتنے مراحل سے وہ سفارشات گزرتی ہیں کہ اس پر کبھی کبھار ساہا سال لگ جاتے ہیں۔ اس کی چھوٹی مثال میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز اراکین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین :- وقت قریب قریب ختم ہو رہا ہے۔ ایک منٹ اور سے لیجئے۔

مولانا سمیع الحق :- اس قرار داد کے محرک کے طور پر اگر پانچ منٹ دے دئے جائیں۔

جناب چیئرمین :- نہیں ایک منٹ اور۔

مولانا سمیع الحق :- تو طریقہ کار میں کچھ طوالت ہے۔ ضرورت سے زیادہ۔ اگر اس طوالت کو کم کر دیں۔ تو

شاء اللہ ہم مقصد سے جلدی ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اس کی چھوٹی سی مثال عرض کرتا ہوں کہ ایک سفارش جاتی ہے کہ ایل بی کے پرچے میں ایل ایل بی کے کورس میں اسلامیات یا عربی کا بھی پرچہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک متفقہ سفارش ہو جاتی ہے اور سفارش گئی وزارت مذہبی امور تک، وزارت مذہبی امور نے کچھ عرصہ کے بعد اس پر غور کیا

اس نے سوچا یہ تعلیم سے متعلق مسئلہ ہے۔ پرچہ کا ذکر ہے۔ کئی مہینوں کے بعد وہ سفارشات وزارت تعلیم تک پہنچا۔ وزارت تعلیم کو کافی عرصہ بعد جب موقع ملا۔ فائلوں کے نیچے سے وہ مسئلہ سامنے آیا اور اس میں پانچ چھ مہینے گزر گئے تھے۔ تو وزارت تعلیم نے سوچا کہ اس میں تو ایل ایل بی کے پرچے کا ذکر ہے یہ مسئلہ تو وزارت قانون سے متعلق ہے۔ اب وزارت تعلیم نے اسکو وزارت قانون کی طرف منتقل کر دیا۔ وزارت قانون کے حکام کافی عرصہ کے بعد جب اس پر نظر پڑی تو انہوں نے کہا کہ اس پر بار ایسوسی ایشن کی رائے لینا ہوگی۔ کیونکہ یہ وہ مسئلہ سے متعلق تھا۔ پھر ایسوسی ایشن ایک وفاتی ہے پھر حارہ صوبائی ہیں۔ جب بار ایسوسی ایشن کے پاس گیا تو اس سال میں ایک آدھ اجلاس ہوتا ہے۔ جب ان کا وقت معین ہوتا ہے جب اجلاس ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس صوبائی بار کونسلوں کی رائے بھی لینی چاہئے۔ صوبائی بار کونسل کے پاس بھیجا گیا۔ ان میں تین صوبائی کونسلوں اور صوبائی بار ایسوسی ایشن نے اسکو مسترد کر دیا۔ ایک بار ایسوسی ایشن نے اس کے حق میں رائے دی۔ بہر حال یہ دو کئی وزارت قانون کی طرف۔ وزارت قانون نے پھر وزارت تعلیم کو سفارشات بھیجی۔ وہ وزارت تعلیم نے پھر وزارت مذہبی امور کو سفارشات بھیجی۔ پھر نظریاتی کونسل سے بار بار ان کو توجہ دلائی گئی کہ بہت عرصہ ہو گیا۔ تو وہاں وزارت مذہبی امور سے شاید ان کا جواب آیا کہ وہ کاپی تو ہمارے پاس نہیں مل رہی۔ دوسری ایک کاپی بھیج دیں۔

— تو یہ طریقہ کار ہے اور راستے میں یہ رکاوٹیں ہیں اگر اسکو کم کر دیا جائے۔ اور ان سفارشات بارے میں کابینہ بھی ترجیحی بنیادوں پر غور کرے۔ جب بات کابینہ کے پاس پہنچتی ہے تو وہاں شاید بہت جلد ہوتا ہے۔ ایجنڈے پر۔ اگر ایجنڈے میں اسلامی سفارشات کے سلسلے میں کام کو ترجیحی طور پر منایا جائے بہتر ہوگا۔ اور معیشت کی بات ہو رہی ہے۔ الحمد للہ یہ کمیٹی معیشت کے سلسلے میں بھی کافی حد تک اس پر پہنچی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی جو رپورٹ معیشت کے سلسلے میں آئی ہے۔ وہ کافی حد تک قابل عمل اگر معاشی امور کی ڈویژن اسکو نافذ کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ یہی حال تعلیم کے بارے میں۔ ذرائع ابلاغ کے میں ہے اور تمام امور کے بارے میں ہے۔ بہر حال الحمد للہ اب وہ رپورٹ اگر ارکان چاہتے ہیں تو اسکو جامعہ اور مکمل کیا جاسکتا ہے۔ اور اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تمام ارکان چیئر مین صاحب کے نام اور درخواست کر دیں گا کہ اگر وہ کوئی بھی تجویز رکھیں تو میرے پاس بھی اس کی ایک نقل بھیج دیں اور اگلے اجلاس غور و خوض کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھا سکیں جو قابل عمل ہو سکیں ایسی تجاویز وہ ہمارے پاس بھیج دیں تو جتنا چیئر مین صاحب اور ساری کمیٹی کے ارکان مل بیٹھ کر اس پر غور کر سکیں اور اس کام کو آگے بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس مقصد تک پہنچنے کی توفیق دے۔ شکریہ۔